ان الفضل بید اللہ ۔۔۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار الفضل قادیان

ہفتہ میں دو بار

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (سنہ ۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۴۳ | مورخہ ۲۵ر نومبر سنہ ۱۹۲۷ء | یوم جمعۃ المبارک | مطابق ۲۹ر جمادی الاول سنہ ۱۳۴۶ھ | جلد ۱۵

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کی صحت احسان خداوندی سے اچھی ہے۔

مقامی انجمن احمدیہ کے کارکن جلسہ سالانہ کے لئے فراہمی سرمایہ کے کام میں پوری سرگرمی سے مشغول ہیں۔ حضرت اقدس نے اپنی جیب خاص سے اس فنڈ میں مبلغ ایک سو پانچ روپے عطا فرمائے ہیں۔ بیرونی کارکنوں کو بھی اس کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

ندوۃ العلماء کا جلسہ امسال ۲۵-۲۶-۲۷ نومبر امرتسر میں قرار پایا ہے ہمارے علماء کا بھی اس میں شمولیت کا ارادہ ہے ؀

سالانہ جلسے کے اخراجات

اس اخبار میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا جو خطبہ جمعہ شائع ہوا ہے۔ اس میں حضور نے سالانہ جلسہ کے اخراجات کے متعلق بھی تحریک فرمائی ہے۔ اور جلد سے جلد اخراجات پورے کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کیونکہ ضروریات جلسہ فراہم کرنے میں بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ احباب کو جلد سے جلد توجہ فرمانی چاہیئے۔ تمام احمدیہ انجمنوں کو ۲۵ر نومبر جمعہ کے دن خاص طور پر کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ احباب سالانہ جلسے کے اخراجات میں حصہ لیں۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ کے ان فضلوں کے وارث بنیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر قادیان کی سرزمین میں جمع ہونے والوں کی مہمان نوازی کرنے پر حاصل ہو سکتے ہیں اصل میں تو ہم خود ہی مہمان ہوتے ہیں۔ اور خود ہی میزبان۔ تاہم جو اصحاب اخراجات جلسہ میں حصہ لیتے ہیں۔ وہ میزبانی اور میزبانی بھی خدا کے مہمانوں کی کر کے بہت بڑے اجر کے مستحق ہوتے ہیں۔ کسی احمدی کو اس ثواب سے محروم نہیں رہنا چاہیئے ؀

اخبار احمدیہ

نکودر میں لیکچر

جناب حافظ جمال احمد صاحب ۱۰ر نومبر کی شام نکودر تشریف لائے۔ لیکچر کا انتظام ایک مسجد میں کرایا گیا۔ حافظ صاحب نے ۸ ½ بجے کے قریب اپنا لیکچر شروع کیا۔ اور تقریباً پونے دو گھنٹہ نہایت عمدگی کے ساتھ واضح طور پر چھوت چھات کے متعلق تقریر کی۔ تقریر کے ختم ہونے پر حاضرین نے آپ کا شکریہ ادا کیا۔ نکودر میں یہ پہلا موقع ہے۔ کہ ایک احمدی مبلغ نے مسجد میں وعظ کیا۔

حافظ محمد عبد اللہ نکودر

پیش امام

احباب مطلع فرمائیں۔ کہ کس کس جگہ کی جماعتوں کو نماز باجماعت کے باقاعدہ التزام کے واسطے کسی پیش امام کی ضرورت ہے۔ جس کا خرچ جماعت برداشت کریگی۔ ہمارے دفتر میں چند ایک ایسے دوستوں کی طرف سے درخواستیں موصول ہو چکی ہیں۔ جو علاوہ امامت صلوٰۃ کے بچوں اور نوجوانوں کو ایک حد تک دینی تعلیم دینے کی خدمت بھی سر انجام دیں گے۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

سید امیر علی شاہ صاحب مرحوم

جناب شاہ صاحب کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد فوت ہو گئے ہیں۔ جب ان کی فوتیدگی کی اطلاع حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو پہنچی۔ تو حضور نے جمعہ کے دن ان کا جنازہ پڑھایا۔ اور ان کے متعلق مختصر سی تقریر بھی فرمائی۔ جناب شاہ صاحب مرحوم کے بھتیجے سید سمیع اللہ صاحب متعلم علیگڑھ کالج حضور کی خدمت میں لکھتے ہیں۔

میرے چچا حضرت مسیح موعودؑ کے پرانے رفقا میں سے تھے۔ اور حضرت صاحب کی اولاد سے انہیں از حد محبت تھی۔ اور اس کا احترام ان کے دل میں بہت زیادہ تھا۔ زندگی کے آخری ایام میں وہ حضور کی طرف بہت جھک گئے تھے۔ اور اکثر بیاختہ حضور کے لئے ان کے منہ سے دعا نکل جاتی تھی۔ اور محبت اور فخر سے حضور کا ذکر کرتے تھے۔ حضور نے بیماری کی حالت میں ان کی مزاج پرسی فرما کر اس محبت کو جو کہ ہمیشہ سے ان کے دل میں آپ کے لئے تھی۔ اور بھڑکا دیا تھا۔ اور ہمارے قلوب بھی تشکر اور امتنان سے بھر گئے تھے۔

درخواست دعا

ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب جو چھاؤنی رسالپور میں ملازم تھے اب ان کا تبادلہ انڈین ملٹری ہسپتال میمو ابربرما میں ہوگیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

ولادت

اللہ تعالےٰ نے یکم نومبر ۱۹۲۷ء کو لڑکی دی ہے۔ جس کا نام حضرت اقدس نے سلیمہ بیگم رکھا ہے۔

محمد ابراہیم از ننکانہ

(۲) اللہ تبارک تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کی مبارک دعاؤں کی برکت سے ۲۳ر اکتوبر ۱۹۲۷ء کو مجھے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ نے منیر الدین احمد نام رکھا ہے۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ خدا تعالےٰ مولود کو خادم دین بنائے۔ رسالدار حاکم علی خاں احمدی چک ۲/ع‌ب ۱۰R۸

(۳) اللہ تعالےٰ نے میرے ہاں مورخہ ۳۱ر اکتوبر ۱۹۲۷ء کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ اس کی عمر درازی و خادم اسلام بننے کے لئے تمام جماعت احمدیہ سے دعا کا خواستگار ہوں۔

نتھے خاں احمدی از غازی کوٹ

(۴) مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری مولوی فاضل امیر جماعت احمدیہ مالابار کو خدا تعالےٰ نے فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالےٰ اس بچہ کو دیندار اور سلسلہ کا خدمتگار بنا دے۔ آمین۔

(خاکسار عبد القدوس مالاباری)

(۵) اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۸ر نومبر بوقت دوپہر مجھے دختر نیک اختر عطا کی۔ دوست دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس بچی کو دینی و دنیوی برکات کا اہل بنائے۔ خاکسار عبد الرشید شہر سیالکوٹ

(۶) خاکسار کے برادر زادہ محمد عبد اللہ خاں احمدی کے ہاں ۱۲ر نومبر ۱۹۲۷ء فرزند تولد ہوا ہے۔ تمام بھائی اس کی درازی عمر و دین دنیا کی ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔

غلام محمد خاں احمدی چک سیریچ کشمیر

(۷) مورخہ ۱۲ر نومبر ۱۹۲۷ء اپنے فضل سے اللہ تعالیٰ نے مجھے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مولود اور اس کی والدہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد ابراہیم احمدی نوشہرہ صدر

وفات

میری بیوی مورخہ ۵ اور ۶ نومبر کی درمیانی شب انتقال کر گئی ہے۔ مرحومہ ایک نیک اور پرہیزگار احمدی خاتون تھی۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ وفات سے ایک روز قبل مرحومہ نے خواہش کی تھی۔ کہ تمام جماعت احمدیہ کو اس کا سلام پہنچا دیا جائے۔ چنانچہ بذریعہ اخبار ہٰذا مرحومہ کا سلام تمام جماعت کو پہنچاتا ہوں۔ خاکسار حبیب اللہ ابن مولوی محمد عبد اللہ صاحب سنوری مرحوم

نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۲۷ء سے خطاب

مجلس مشاورت کے موقعہ پر یہ فیصلہ ہوا تھا۔ کہ چونکہ وصیت کی تحریک خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اس لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مالی حالت کو مضبوط کرنے کے لئے وصیتیں کرانے کی طرف خاص طور پر توجہ کی جائے۔ چنانچہ تمام نمائندگان نے اسی وقت فارم وصیت اور مسودہ وصیت اس لئے لئے تھے کہ اپنے علاقوں میں جا کر خود بھی اپنی اپنی وصیتیں لکھکر بھیج دینگے۔ اور دیگر احباب جماعت سے بھی وصیت کی اہمیت ذہن نشین کرا کر وصیتیں کرائیں گے۔ اور اسی بناء پر چندہ وصیت (حصہ آمد) کے بجٹ آمد میں دس ہزار ۱۰۰۰۰ روپیہ کی زیادتی کی گئی تھی۔ اندریں حالات میں اپنے مخلص احباب کی توجہ اس طرف پھیرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ خود بھی وصیتیں لکھ کر ارسال فرمائیں۔ اور باقی جماعت کے احباب کو بھی وصیت کی تحریک فرمادیں۔

نیز یہ تجویز بھی ہوئی تھی کہ ہر جماعت کی جانب سے نظارت بہشتی مقبرہ کے ساتھ تعاون کرنے کیلئے یعنی تحریک وصیت کو کامیاب بنانے کے لئے سیکرٹری مقرر کئے جائیں پس ضروری ہے۔ کہ تمام جماعتیں اپنے میں سے کسی مناسب آدمی کو اس کام کے کرنے کیلئے انتخاب فرمادیں اور اس انتخاب کی اطلاع انجمن کارپرداز مصالح قبرستان یعنی دفتر مقبرہ بہشتی قادیان میں بھیجدیں۔

احباب کرام کو یہ بھی معلوم ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ضمیمہ الوصیت میں انجمن کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان کی تائید کے لئے مندرجہ ذیل ارشاد فرمایا ہے یہ جائز ہوگا کہ اس انجمن کی تائید اور نصرت کیلئے دور دراز ملکوں میں اور انجمنیں ہوں۔ جو ان کی ہدایت کے تابع ہوں۔ اور جائز ہوگا۔ کہ اگر وہ ایسے ملک میں ہوں کہ وہاں سے میت کو لانا متعذر ہے۔ تو اسی جگہ میت کو دفن کردیں۔ اور ثواب سے حصہ پانے کی غرض سے ایسا شخص قبل از وفات اپنے مال کے دسویں حصہ کی وصیت کرے۔

اندریں حالات ہر ایک جماعت انجمن کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان کی تائید کے لئے حسب فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جسقدر جلد ممکن ہو سکے سیکرٹری وصایا کا انتخاب کر کے اطلاع دے۔ انشاء اللہ اطلاع ملنے پر رسالہ الوصیۃ۔ فارم وصیت۔ مسودہ برائے تحریر وصیت۔ ہدایات۔ حصہ وصیت کی وصولی کے قواعد بھجوا دئے جائینگے۔ نیز فرائض سکرٹریاں بھی جو چھپوائے جارہے ہیں ارسال ہوں گے۔ شیر علی عفا اللہ عنہ ناظر بہشتی مقبرہ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۲۷ء

آریہ سماجی ڈراوے اور مسلمانوں کیلئے خطرہ

بانی آریہ سماج سوامی دیانند صاحب نے روز اول سے ہی اپنے پیرووں کو یہ تعلیم دیکر انگریزی حکومت کے خلاف ان میں جذبات نفرت وحقارت پیدا کرنے کی انتہائی کوشش صرف کی تھی۔ کہ

"آریہ ورت میں غیر ملک والوں کے راجہ ہونے کے باعث آپس میں پھوٹ اختلاف۔ برہم چریہ نہ رکھنا۔ علم نہ پڑھنا۔ نہ پڑھانا۔ اور بچپن میں بلا سوئمبر کے شادی کا ہونا محسوسات میں پھنسنا۔ دروغ گوئی وغیرہ بد عادات وید ودیا کا پرچار نہ ہونا وغیرہ برے کام ہیں۔" ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۰۴

پھر اسی پر اکتفا نہ کرتے ہوئے یہ بھی لکھ دیا تھا کہ
"جب سے غیر ملک کے گوشت خور لوگ اس ملک میں آ کر گائے وغیرہ جانوروں کے مارنے والے شراب خور حکمران ہوئے ہیں۔ تب سے برابر آریوں کا دکھ بڑھتا جاتا ہے۔" صفحہ ۳۰۵

اس قسم کی نفرت انگیز تعلیم دینے سے بانی آریہ سماج کا مطلب اور مدعا یہ تھا۔ کہ آریہ سماجی گورنمنٹ انگریزی کے قوانین کی پابندی سے آزاد ہو جائیں۔ اور بروئے قانون ہندوستان میں قائم شدہ حکومت کے کسی قانون کو اپنے لئے واجب العمل نہ سمجھیں۔ چنانچہ انہوں نے صاف اور واضح الفاظ میں آریوں کو یہ تلقین بھی کی۔ کہ

"بے علم ہزاروں۔ لاکھوں۔ کروڑوں مل کر بھی کوئی آئین باندھیں۔ تو وہ کبھی تسلیم نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جو لوگ پیدائش سے ہی برہم چریہ اور راست گوئی وغیرہ کے عہد سے یا ویدوں کی تعلیم اور وچار سے محروم مثل شودر کے چلے آتے ہیں۔ ایسے ہزاروں شخصوں کی جماعت بھی انجمن نہیں کہلاتی۔" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۶۴)

لیکن اس تعلیم پر کسی آریہ کو کھلے طور پر عمل کرنے کی جرأت تو کیا ہو سکتی۔ خود بانی آریہ سماج نے بھی اپنی تمام زندگی میں ایک لمحہ کے لئے بھی اس پر عمل نہ کیا۔ اور ساری عمر گورنمنٹ انگریزی کے قوانین اور آئین کی پابندی میں بسر کر دی۔

اب آریوں کو اس پر عمل کرنے کی طرف کچھ کچھ خیال پیدا ہو رہا ہے۔ اور وہ پر پرزے نکال رہے ہیں۔ لیکن جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ کے متعلق یہ ان کے محض ڈراوے ہیں۔ ورنہ کہاں آریہ اور کہاں حکومت انگریزی کے احکام کی خلاف ورزی۔

نومبر کے ابتدائی ایام میں آریوں نے جو "آرین کانگریس" کا جلسہ دہلی میں منعقد کیا ہے۔ اس میں ایک ریزولیوشن گورنمنٹ کے احکام کی خلاف ورزی کا بھی پاس کیا ہے۔ جس کے لئے دس ہزار والنٹیر بھرتی کرنے اور پچاس ہزار روپیہ جمع کرنے کی قرارداد پاس کی گئی ہے۔

یہ قرارداد پاس کرتے وقت اور اس سے قبل آریوں نے جوش وخروش تو اس قدر دکھایا۔ کہ گویا وہ ایک پل میں ہندوستان کا تختہ الٹ کر رکھ دینگے۔ لیکن ان کی جرأت اور دلیری بہادری اور جوانمردی کی حقیقت اس کانگریس کے موقعہ پر ہی ظاہر ہو گئی۔ جبکہ آریوں نے ۵ نومبر کو جلسہ گاہ سے لیکر شردھانند صاحب کی قتل گاہ تک ایک جلوس نکالنا چاہا۔ مگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب دہلی نے فتنہ وفساد کے خیال سے اس کی ممانعت کر دی۔ اور باوجود آریوں کی بہت کچھ منت وسماجت کے ایک نہ سنی۔ اس پر تنگ ہو کر آریوں نے آرین کانگریس کے صدر کا جلوس بھی بند کر دیا۔ اس وقت آریوں کے دلوں میں یہ ولولہ پیدا بھی ہوا۔ کہ اسی وقت سے انہیں "ستیہ گرہ" شروع کر دینا چاہیئے۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی کے حکم ممانعت کے باوجود جلوس نکالا جائے۔ لیکن یہ سارا جوش وخروش اور سب غم وغصہ جس کی بالفاظ پرکاش (۲۰ نومبر) "کوئی انتہا نہ رہی تھی"۔ صرف سخت اور ناپسندیدہ الفاظ کے بگولے بنکر فضا میں بکھر گیا۔ اور بقول مہاشہ کرشن صاحب بی۔ اے "آریہ جنتا" کو یہ سوچنے کے لئے چھوڑ گیا۔ کہ "جب وقت پڑنے پر ہم ستیہ گرہ نہیں کرتے۔ تو ہمارے کہنے سے کیا حاصل۔ کہ ہم ستیہ گرہ کریں گے۔" (پرکاش ۲۰ نومبر)

بالآخر وہ آریہ جن میں پروفیسر دیوی چند صاحب ایم۔ اے کے الفاظ میں "پریم اور دلی جوش کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہوا دکھائی دیتا تھا" (تیج ۱۹ نومبر) اور بالفاظ مہاشہ خوشحال چند ایڈیٹر "ملاپ" "سچ مچ اس کانگریس پر آریوں کا دریا ٹھاٹھیں مارتا نظر آتا تھا" (ملاپ ۹ نومبر) یہ "سمندر" اور "دریا" صرف اتنی سی بات سے خشک ہو گیا کہ خدا خدا کر کے آریہ کانگریس نے گورنمنٹ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے کی تجویز تو پاس کر دی۔ چنانچہ اخبار پرکاش ۲۰ نومبر لکھتا ہے۔

"جو پرتی ندھی سبھا ۵ نومبر کو ہی ستیہ گرہ شروع کرنا چاہتے تھے۔ انہیں یہ تسلی تو ہوئی ہوگی۔ کہ آخرکار انہوں نے ستیہ گرہ کا اصول آرین کانگریس سے منظور کرا لیا۔"

ان کی تسلی میں شک ہی کیا ہو سکتا ہے۔ ستیہ آگرہ کا اصول منظور کرا لینا کوئی معمولی بات ہے۔ کہ اس سے تسلی نہ ہوتی۔ اور وہ لوگ جنہوں نے "والنٹیروں کی ایک فہرست بھی تیار کر لی۔ جو اس دن قید ہونے کیلئے تیار تھے" ان کا اس سے بڑھکر کارنامہ اور کیا ہو سکتا تھا۔ کہ ہندوستان کے دارالسلطنت میں کانگریس منعقد کر کے "ستیہ گرہ" کا اصول منظور کرا کر بخیر وعافیت اپنے گھروں کو لوٹ آئے۔ پھر جبکہ

"اس کے ذریعہ آریہ جنتا کے اس زبردست ارادہ کا پورے زور کے ساتھ اظہار کر دیا گیا ہے۔ کہ وہ آئندہ کسی قسم کے انیائے کو خواہ وہ حکومت کی طرف سے کیا جائے۔ یا مسلمانوں کی طرف سے برداشت نہیں کریگی۔" (تیج ۱۲ نومبر)

تو پھر آریہ کیوں تسلی نہ پاتے۔ اور ان کی بہادری اور تیس مار خانی میں کیسے شبہ ہو سکتا ہے۔

ان من چلے آریوں نے گورنمنٹ کے ساتھ ہی بیچارے مسلمانوں کے خلاف بھی ستیہ گرہ کا تیز اور آبدار ہتھیار استعمال کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ اور ہم اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ کے کسی حکم کی خلاف ورزی کرنے کی آریوں کو باوجود اپنے رشی کی تلقین کے نہ آج تک جرأت ہوئی ہے اور نہ آئندہ ہو گی۔ ہاں کمزور اور بے کس مسلمانوں پر ان کا سارا زور گریگا۔ اور ۲۰ ہزار والنٹیر اور پچاس ہزار روپیہ مسلمانوں کے ہی خلاف کام میں لایا جائیگا۔ کیونکہ آریوں کی ساری زندگی میں کوئی ایک بھی ایسی مثال نظر نہیں آتی۔ کہ انہوں نے کسی زبردست اور طاقتور ہستی سے مقابلہ کر کے اپنے جوہر مردانگی دکھائے ہوں۔ ہمیشہ ان کا تختہ مشق کمزور اور بے کس لوگ ہی رہے ہیں۔

پس ان حالات اور واقعات کی موجودگی میں آریوں کی "ستیہ آگرہ" کی تیاری کا تعلق جہانتک گورنمنٹ سے ہے ہم اسے محض ڈراوا قرار دیتے ہیں۔ اس سے زیادہ آریوں کو گورنمنٹ کے متعلق کچھ کرنے کی نہ ہمت ہے۔ اور نہ طاقت اور ہم دعوی کے ساتھ کہتے ہیں۔ کہ آریہ خواہ زبانی کس قدر ہی جمع خرچ کرتے رہیں گورنمنٹ کے بالمقابل کھڑے ہونے کیلئے وہ قطعاً تیار نہ ہونگے۔ لیکن ان کے ستیہ گرہ کا جو رخ مسلمانوں کی طرف ہے۔ اسے ہم مسلمانوں کے لئے حقیقی خطرہ سمجھتے ہیں جس کے انسداد کیلئے اگر پوری سعی اور کوشش سے کام نہ لیا گیا۔ تو مسلمانوں کیلئے بہت مشکلات کا باعث ہوگا۔

پارلیمنٹ میں حرمت رسول کا سوال

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد۔ ایم۔ اے امام مسجد احمدیہ لنڈن کی مساعی کے نتیجہ میں جو آپ نے ایک ذلیل اور دل آزار اور فتنہ انگیز کتاب کے خلاف شروع کی ہوئی ہیں پارلیمنٹ کے ایک ممبر کرنل ہاورڈ بری نے پارلیمنٹ میں یہ تحریک پیش کی۔ کہ عیسائی مذہب کے خلاف حملہ کرنے والی کتابوں کے متعلق جو قانون نافذ ہے۔ اس کو ایسی کتابوں کے متعلق بھی مؤثر بنانا چاہیئے۔ جو اسلام کے خلاف شایع کی جاتی ہیں۔ لیکن اس کے جواب میں گورنمنٹ کی طرف سے سر جائینسن نے کہا۔ کہ حکومت اس تکلیف کو پورے طور پر محسوس کرتی ہے۔ جو کسی مذہب کے پیرو کو اس مذہب پر حملہ کرنے کی صورت میں ہوا کرتی ہے۔ لیکن ایک ایسی کتاب کے خلاف کسی قسم کی کارروائی بہت مشکل ہے۔ جو اصطلاحی طور پر کفر آمیز یا فحش نہ ہو۔ اور حکومت موجودہ قانون میں کسی قسم کی ترمیم نہیں کرنا چاہتی ✦

ظاہر ہے۔ کہ گورنمنٹ کا جواب بہت مبہم اور ناکافی ہے۔ صرف یہ کہدینا کہ حکومت کو اس تکلیف کا احساس ہے جو کسی مذہب پر دل آزار طریق سے حملہ کرنے کی وجہ سے اس مذہب کے لوگوں کو ہوتی ہے۔ کافی نہیں۔ اور پھر جب گورنمنٹ ایسے حملوں کے انسداد کے لئے قانون بنانے کے لئے تیار نہیں۔ تو اس بات کا کیا ثبوت ہے۔ کہ اُسے ایسے لوگوں کی تکلیف کا احساس ہے۔

علاوہ ازیں جب مسٹر ڈبل کے نام سے شایع ہونے والی کتاب کا گورنمنٹ ہند نے ہندوستان میں داخلہ بند کر دیا تو یہ سرکاری طور پر اس بات کا کافی سے بڑھکر ثبوت تھا۔ کہ یہ کتاب اصطلاحی طور پر کفر آمیز اور دل آزار ہے پارلیمنٹ کو کروڑوں مسلمانوں کے مذہبی جذبات اور احساسات کے ساتھ اس قدر لاپرواہی کا سلوک نہیں کرنا چاہیئے تھا ✦

زبردستی مسلمان بنانے کا الزام

ٹو آریہ کانفرنس دہلی میں تقریر کرتے ہوئے شانتی دیوی نے جو بیہودہ سرائی اور فتنہ خیزی کی۔ اس میں کہا کہ مدا خواہ اب ہم کہاں تک برداشت کریں۔ جبراً ہندوؤں کو مسلمان بنایا جاتا ہے۔ بچوں اور عورتوں کا اغوا کیا جاتا ہے اگر ہندو مسلمان نہیں بنتے۔ تو ان کو شہر بدر کیا جاتا ہے ✦

(پرکاش ۱۲ نومبر)

آج تک تو ہم یہی سنتے آئے تھے۔ کہ موجودہ ہندوستان کے بزرگوں کو اورنگ زیب اور دیگر اسلامی تاجداروں نے بزور شمشیر مسلمان بنالیا تھا۔ مگر آج شانتی دیوی کی مہربانی سے علم التواریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوگیا ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں بھی اورنگ زیبی تلوار کا نظارہ ہو رہا ہے اگرچہ وہ تلوار تمام دنیا کی نظروں سے پوشیدہ اور صرف شانتی دیوی کو ہی نظر آتی ہے ✦

ان الفاظ کو پڑھکر ہر عقلمند انسان اس اعتراض کی نامعقولیت کا اندازہ کر سکتا ہے۔ جو اسلام کے بزور شمشیر پھیلنے کے متعلق کیا جاتا ہے۔ کیونکہ جس طرح ممکن ہے۔ کہ ہندوؤں کی آئندہ نسلیں مذکورہ بالا الفاظ کو پڑھکر اس غلط بات کو تسلیم کریں۔ بعینہٖ اسیطرح اسلام کو بزور شمشیر پھیلانے کے الزام کی بنیاد بھی ایسے ہی بیگانہ عقل اور متعصب ہندو یا دیگر معاندین اسلام کے اقوال پر ہے ✦

آریو! کیا تم میں کوئی ایسا دیانتدار ہے۔ جو اس کی تردید کرکے آئندہ نسلوں کو ایک اہم تاریخی غلطی سے محفوظ رکھے۔

کیا یہ الفاظ گورنمنٹ کی انتظامی قابلیت پر ایک بہت بڑا حملہ نہیں۔ اور کیا حکومت کے وقار کو ان سے بڑھکر بھی کوئی صدمہ ہو سکتا ہے۔ گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ اس پہلو پر غور کرے ✦

"تیج" کی نئی فتنہ پردازی

دہلی کا آریہ اخبار "تیج" تھوڑے سے عرصہ میں مسلمانوں کے خلاف کئی دل آزار اور رنج افزا مضامین اور کارٹون شایع کرچکا ہے۔ لیکن ابھی تک تو گورنمنٹ نے اس کی حرکات پر نوٹس لیا ہے۔ اور نہ وہ خود فتنہ انگیزیوں سے باز آتا ہے۔ حال میں اس نے اپنے ۱۹ر نومبر کے پرچہ میں "مسلمان پیروں کی تبلیغی چالیں" کے عنوان سے ایک نہایت ہی اشتعال انگیز مضمون شایع کیا ہے۔ جس میں مسلمانوں کے ان بزرگوں کو جن کی تقدیس اور پاکبازی کے لاکھوں انسان قائل ہیں۔ اور جو اُن سے عقیدت اور نیازمندی کے نہایت گہرے اور مخلصانہ تعلقات رکھتے ہیں۔ ان کے خلاف نہایت ناپاک اور گندے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اور داتا گنج بخش اور خواجہ معین الدین اجمیری کے تو نام لیکر بکواس کی گئی ہے گورنمنٹ اس بات سے ناواقف نہ ہوگی۔ کہ ان دونوں بزرگوں کے لاکھوں عقیدتمند تمام ہندوستان میں موجود ہیں۔ ان کے لئے "تیج" کا یہ دل آزار مضمون کسقدر تکلیف دہ اور رنج افزا ہوگا ✦

یہ مضمون اس قدر دل آزار ہے کہ ہم اس کا کوئی حصہ بھی نقل کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ گورنمنٹ کو خود اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ جو امن کو برباد کرنے والی چنگاری ہے۔ اور جس سے بدامنی پیدا ہونیکا سخت خطرہ ہے۔

گڈھ مکتیشر میں مسلمانوں پر ظلم

گڈھ مکتیشر میں جہاں لاکھوں ہندو میلہ میں جمع تھے مسلمان دوکانداروں سے جو سلوک کیا گیا ہے اور جیسے ظالمانہ طریق سے مسلمانوں کے مال و جان کو نقصان پہونچایا گیا ہے۔ وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہندو لیڈروں نے عام ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف مشتعل کرنے اور ان کے دلوں میں مسلمانوں کے متعلق نفرت و حقارت کا زہر بھرنے کی جو کوشش شروع کی ہوئی ہے۔ وہ اپنا رنگ لا رہی ہے۔ نواب اسمٰعیل خانصاحب۔ مولوی محمد الباری صاحب اور قاضی مسعود حسن صاحب تین مسلمانوں نے اس واقعہ کی جو تحقیقات کی ہے وہ یہ ہے:

ہم ۹ر نومبر کو علے الصباح موقعہ پر پہونچے۔ میلہ کے وسط میں تین سرائیں دیکھیں۔ جو مجروحین سے بھری پڑی تھیں۔ یہ وہ مصیبت زدہ لوگ تھے۔ جن کا سب کچھ لوٹ لیا گیا تھا۔ اور اس فہرست نقصان کے مطابق جو ہمیں باہم پہونچائی گئی تھی۔ ان کا ایک لاکھ روپیہ سے زیادہ کا مال و اسباب ظالموں کے ہاتھوں لٹ گیا تھا۔ اس نقصان میں ان لوگوں کا نقصان شامل نہیں۔ جو میلہ سے جا چکے تھے ✦

مختلف بیانات سے ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ گنے فروخت کرنے والوں اور کچھ جاٹوں کے مابین ۶ر نومبر کو جھڑپ ہوئی۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ دو تین گنے والوں کی دوکانیں لوٹ لی گئیں۔ یہ معاملہ طول نہ کھینچنے پایا اور بات دب گئی۔ اگلے روز شب کیوقت ایک تماشہ کرنے والے مسلمان کے خیمے پر سخت جھگڑا ہو گیا۔ اندر جگہ نہ تھی۔ اور کچھ لوگ زبردستی گھسنا چاہتے تھے۔ جب اُنہیں روکا گیا۔ تو بلوائیوں نے خیمہ کو آگ لگا دی۔ اور تمام سامان لوٹ لیا گیا۔ اس پر کوئی کارروائی نہ کی گئی۔ اور نہ احتیاطی تدابیر اختیار کی گئیں ✦

۸ر نومبر کو ٹھیک اُسوقت جبکہ ہز ایکسلنسی گورنر صوبہ متحدہ میلہ سے رخصت ہو رہے تھے۔ ایک منظم لوٹ کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ مسلمانوں کی دوکانیں باقاعدگی کے ساتھ لوٹی جانے لگیں جن لوگوں نے ذرہ برابر مقاومت کی۔ انہیں زدوکوب کیا گیا۔ اور بعض کو تو نہایت بیدردی و سنگدلی کے ساتھ مجروح کیا۔ سب سے زیادہ افسوسناک اور رنجدہ امر یہ ہے کہ مسلمان دوکانداروں کے بیان کے مطابق سیوا سمتی کے رضا کاروں نے لٹے ہوؤں کی امداد کی بجائے لوٹنے والوں کی امداد کی۔ یہ تمام لوٹ مار ایک پیشتر سے سوچی [illegible]

خطبہ جمعہ

سالانہ جلسہ کی تقریب اور جماعت احمدیہ کے فرائض

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۸ر نومبر ۱۹۲۶ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالےٰ کے فضل اور احسان سے ۱۹۲۶ء اپنے اختتام کو پہونچنے والا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قائم کردہ جلسہ بھی قریب ہی زمانہ میں آنے والا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس جلسہ کو جو برکات عطا فرمائی ہیں۔ اور جس طرح اپنی رحمتیں اس موقعہ پر نازل کرتا چلا آیا ہے۔ اور جس

شفقت اور ذرہ نوازی

سے جماعت کے کاموں کو نوازتا آتا ہے۔ اور اپنی رحمتیں اور برکتیں اس موقعہ پر نازل کرتا ہے۔ ان کو دیکھتے ہوئے ہمیں یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر ہم شکرگذاری سے کام لیتے ہوئے

جلسے کے لئے تیاری

کریں گے۔ تو ضرور اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے پہلے سالوں سے بھی زیادہ برکتیں نازل کریگا۔ خدا تعالےٰ کے خزانے نہ صرف کبھی نہ ختم ہونے والے ہیں۔ بلکہ وہ ہمیشہ اپنے خزانوں کے منہ پہلے سے زیادہ کھولتا ہے۔ کیونکہ اس کے فضل بڑھنے والے اور اس کی رحمتیں ترقی کرنے والی ہوتی ہیں۔ وہ اسے بھی اپنی ہتک سمجھتا ہے۔ کہ پہلے جو دیا ہو۔ وہی دوبارہ دے۔ بلکہ ہمیشہ پہلے سے زیادہ دینا چاہتا ہے۔ لیکن انسان کی اپنی حالت اور وہ

قبولیت کا مادہ

جو اس کے اندر پایا جاتا ہے۔ وہ خدا کے فضل کے وسیع یا محدود ہونے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ پس ہماری جماعت کو اللہ تعالےٰ کے اس فضل سے خصوصیت کے ساتھ حصہ لینے کیلئے تیاری کرنی چاہیئے۔

اس سال کو خدا تعالےٰ نے ایک

خاص خصوصیت

دی ہے۔ اور وہ یہ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل کے ماتحت سلسلہ کی طرف جو کئی ایک اعتراض منسوب کئے جاتے تھے وہ بہت سے لوگوں کے دلوں سے دور ہو گئے ہیں۔ مثلاً ہماری جماعت کے متعلق جو یہ کہا جاتا تھا۔ کہ مسلمانوں کی ہمدردی سے عاری ہے مسلمانوں کے فوائد کی طرف اسے کوئی توجہ نہیں۔ یہ عام مسلمانوں کی دشمن اور بدخواہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دئے کہ تعلیم یافتہ لوگوں اور بہت سے عوام کے دلوں سے یہ خیال دور ہو رہا ہے۔ اور بہت سے لوگ سمجھ گئے ہیں۔ کہ ہمیں جماعت احمدیہ کے متعلق دھوکہ دیا جا رہا تھا۔ اور فریب سے اس جماعت سے علیحدہ رکھا جا رہا تھا ورنہ

اسلام کی خدمت

کرنے اور مسلمانوں کی خیر خواہی کرنے میں جیسی یہ جماعت سرگرمی دکھاتی ہے۔ اور کوئی نہیں دکھاتی۔

مذہبی اختلاف

اور عقائد میں فرق علیحدہ بات ہے۔ لیکن اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ ہماری جماعت دنیا کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہے اور جس طرح یہ جماعت دنیا کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہے اسی طرح جو لوگ اس کے سب سے زیادہ قریب اور نزدیک ہونگے۔ انکو وہ زیادہ فائدہ پہنچائیگی۔ ورنہ اگر ایسی جماعت قریبی لوگوں کی خیرخواہ نہ ہو۔ بلکہ ان کی دشمن ہو۔ تو وہ اپنے عمل سے اپنے اس دعویٰ کو باطل قرار دیگی۔ جو دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو جماعتیں کھڑی کی جاتی ہیں۔ وہ اخرجت للناس یعنی

لوگوں کی ترقی اور فائدہ

کے لئے پیدا کی جاتی ہیں۔ اور فائدہ سب سے پہلے قریب والوں کو پہنچتا ہے۔ پس وہ لوگ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت پر ایمان لاتے۔ قرآن کریم کے خدا کی طرف سے نازل ہونے پر ایمان لاتے خدا تعالیٰ کی ان صفات پر جو قرآن میں بیان ہوئی ہیں ایمان رکھنے میں ہمارے ساتھ شریک ہیں۔ یا ان کے بیشتر حصہ پر ایمان لانے میں شریک ہیں۔ جو جزا و سزا جنت و دوزخ پر ایمان لاتے ہیں۔ جو لوگ اتنے مسائل میں ہمارے ساتھ متفق ہیں اگر ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ ہماری جماعت ایک مامور کی کھڑی کی ہوئی جماعت ہے۔ تو دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری جماعت

دنیا کی ترقی اور بہتری

کے لئے کھڑی کی گئی ہے

اس دعویٰ کے بعد ہم پر سب سے پہلا حق ان لوگوں کا ہے جن کا مذہبی مسائل میں ہم سے سب سے زیادہ اتحاد ہے۔

پس اگر یہ صحیح ہے۔ کہ مسلمانوں کے دکھ کو ہم اپنا دکھ نہیں سمجھتے۔ بلکہ خوشی ہوتی ہے۔ ان کی تکلیف میں ہم شریک نہیں ہوتے۔ تو یقیناً ہم اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہیں۔ مگر یہ ممکن ہی نہیں کہ باوجود مذہبی مسائل میں شدید اختلاف رکھنے کے ہم مسلمانوں کے دشمن ہوں۔ یہ تو مذہبی پہلو ہوا۔ باقی رہا۔

سیاسی پہلو

اس کے لحاظ سے بھی ہم ان کے دشمن نہیں ہو سکتے کیونکہ ہم بھی مسلمان کہلاتے ہیں۔ اس لئے جو قانون مسلمانوں کے خلاف پاس ہوگا۔ اسمیں ہم بھی ان کے ساتھ شریک ہونگے اور اس کا اثر ہم پر بھی پڑیگا۔ پھر کس طرح ہم کوئی ایسی بات کہہ سکتے ہیں جو مسلمانوں کیلئے مضر ہو۔ کیونکہ جو بات ان کیلئے مضر ہوگی وہ ہمارے لئے بھی یقیناً مضر ہے اسی طرح دوسرے مذاہب کے لوگ جو سلوک مسلمانوں سے کرتے ہیں۔ وہی احمدیوں سے بھی کرتے ہیں۔ بلکہ دوسروں سے وہ نرمی سے پیش آتے ہیں۔ مگر ہم سے بہت سختی کرتے ہیں کیونکہ قلیل التعداد سمجھتے ہیں۔ پھر کس طرح ممکن ہے کہ ہم مسلمانوں کو نقصان پہنچانے والی کوئی بات کریں۔ اس کے معنے تو یہ ہوئے کہ ہم اپنے آپکو آپ نقصان پہنچائیں۔ اور اپنے آپکو کمزور کریں پس

مذہبی نقطہ نگاہ

سے دیکھا جائے۔ تو یہ بات ہمارے فرائض میں داخل ہے کہ مسلمانوں کی بہتری کو سب سے مقدم رکھیں اور سب سے زیادہ توجہ انہی کی طرف کریں۔ کیونکہ وہی سب سے زیادہ ہمارے قریب ہیں۔ اور اگر

سیاسی نقطہ نگاہ

سے دیکھا جائے۔ تو ہم مسلمانوں کے ساتھ ایسے متحد ہیں۔ کہ ان میں اور ہم میں کوئی فرق نہیں۔ جو انکا حال ہوگا۔ وہی ہمارا ہوگا بلکہ جو تکلیف انہیں پہونچے۔ ہمیں ان سے بڑھ کر پہونچتی ہے پس

سیاسی ضروریات

بھی ہمیں مجبور کرتی ہیں۔ کہ مسلمانوں کے حقوق اور مفاد کے متعلق زیادہ کوشش اور سعی کریں۔ تاکہ مسلمانوں کو فائدہ پہونچے ہاں کسی امر کے متعلق

رائے میں اختلاف

ہوسکتا ہے۔ ہم مسلمانوں کی ترقی کا ذریعہ کوئی اور سمجھیں۔ اور وہ کوئی اور۔ مثلاً ہم مسلمانوں کی ترقی

گورنمنٹ سے تعاون

کرنے میں سمجھتے ہیں۔ اور وہ عدم تعاون کے قائل ہوں۔ جو عدم تعاون کے قائل ہیں۔ انہیں ہم کہیں گے۔ کہ غلطی کر رہے ہیں مگر وہ اپنے خیال میں یہ طریق اسلام کے فائدہ اور مسلمانوں کی ترقی کے لئے اختیار کر رہے ہونگے۔ اسی طرح اگر کوئی ہمارے متعلق یہ خیال کرتا ہے۔ کہ ہم اسلام کو نقصان پہونچانے کے لئے گورنمنٹ سے تعاون کرتے ہیں۔ تو یہ اُس کی بے وقوفی ہے۔

ہمارا مذہبی عقیدہ

ہے۔ کہ کسی حکومت سے بہترین طریق فائدہ اٹھانے کا یہ ہے۔ کہ اس سے تعاون کیا جائے۔ یا پھر اُس کا ملک چھوڑ دیا جائے۔ اور سیاسی عقیدہ بھی یہی ہے۔ کہ مسلمانوں کو گورنمنٹ کے ساتھ تعاون سے ہی فائدہ ہوگا۔ کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ گورنمنٹ ہماری خیر خواہ نہیں۔ ہماری ضروریات کو پورا نہیں کرتی۔ لیکن جب

گورنمنٹ غیر مسلم

ہے۔ مسلمان نہیں۔ تو وہ مسلمانوں کے فوائد کا اس طرح خیال کیونکر رکھ سکتی ہے۔ جس طرح مسلمانوں کو اپنے فوائد کے متعلق ہوسکتا ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے لئے

کون زیادہ مفید

ہے۔ ہندو یا گورنمنٹ۔ وہ لوگ جو گورنمنٹ سے عدم تعاون کرتے اور ہندوؤں اور سکھوں سے تعاون کرتے ہیں ان کو اتنا تو سوچنا چاہیئے۔ کہ ہندوؤں کو کونسے ہمارے فوائد مدنظر ہیں۔ انہیں بھی اپنے ہی فوائد کا خیال ہے۔ اسی طرح سکھوں کو کونسے ہمارے فوائد کا خیال ہے۔ وہ بھی اپنے فوائد ہی چاہتے ہیں۔ ان حالات میں دیکھنا چاہیئے۔ کہ مختلف لوگوں سے کونسے لوگ ہمارے لئے مفید ہیں۔ اگر کوئی یہ ثابت کردے۔ کہ ہندوؤں کو اپنے فوائد مدنظر نہیں۔ بلکہ وُہ مسلمانوں کے فوائد کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ اور انگریزوں کو محض اپنے فوائد مدنظر ہیں۔ تو میں گورنمنٹ سے عدم تعاون کرنے والوں کی رائے درست مان لونگا۔ مگر بات یہ ہے۔ کہ ہر ایک کو

اپنے اپنے فوائد

مدنظر ہیں۔ ایسی صورت میں دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ کونسی قوم انصاف کے زیادہ قریب ہے۔ اور کس سے ایسا سمجھوتا ہو سکتا ہے۔ جس میں مسلمانوں کے فوائد زیادہ محفوظ ہوسکتے ہیں۔ میرے تجربہ کے لحاظ سے انگریزوں سے ہی ایسا سمجھوتہ ہوسکتا ہے۔ پس باوجود اس کے کہ جب اسلامی فوائد اور مسلمانوں کے حقوق کا سوال ہو۔ تو ہم گورنمنٹ سے

سختی کے ساتھ مطالبہ

کرتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے گورنمنٹ سے تعاون کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کیونکہ مسلمانوں کا اسی میں فائدہ ہے۔

غرض مسلمانوں میں یہ اختلاف تو ہوسکتا ہے۔ کہ کونسا طریق اسلام کے فائدہ کے لئے اختیار کیا جائے۔ مگر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ مسلمان کہلانے والوں کی کوئی جماعت اسلام کو نقصان پہونچانے کی کوشش کرے گی۔ یہ تو میں مان سکتا ہوں۔ کہ اس کے اختیار کردہ طریق سے نقصان پہونچ جائے۔ اور میں یہ تو کہہ سکتا ہوں۔ کہ عدم تعاون نے مسلمانوں کو نقصان پہونچا۔ مگر میں یہ نہیں مان سکتا۔ کہ عدم تعاونیوں نے اسلام کو نقصان پہونچانے اور مسلمانوں کے حقوق تباہ کرنے کے لئے یہ طریق اختیار کیا تھا۔

غرض یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ اُس نے

مسلمانوں کے دلوں میں احساس

پیدا کر دیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اسلام کی دشمن نہیں۔ بلکہ خادم ہے۔ اس احساس کی وجہ سے وہ لوگ جو پہلے ملنا تک نہیں چاہتے تھے۔ جو بات کرنا پسند نہ کرتے تھے۔ ان کا تعصب اور ضد دور ہو رہی ہے۔ انہوں نے ملنا جلنا شروع کر دیا ہے۔ بلکہ بعض تو اپنے معاملات میں احمدیوں سے مشورہ لینا ضروری سمجھ رہے ہیں۔ اس تغیر کو مدنظر رکھتے ہوئے

جلسہ پر آنے کی تحریک

کی جائے۔ اور جو لوگ آنے کے لئے تیار ہوں۔ انہیں پوری ہدایت سے لانا چاہیئے۔ اس موقعہ پر سیاسی امور کے متعلق بھی مشورے ہوسکتے ہیں۔ اور بتایا جا سکتا ہے۔ کہ ہندوؤں سے کس طرح سمجھوتہ ہوسکتا ہے۔ اور کیونکر مسلمانوں کے مفاد محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اور مذہبی طور پر بھی ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وُہ تحقیقات کرے۔ ہمیں

یقین کامل

ہے۔ کہ احمدیت سچی ہے۔ مگر باوجود اس کے ہر مذہب کی کتابیں میں پڑھتا ہوں دوسرے مذاہب کے لوگوں سے تبادلہ خیالات کرتا ہوں۔ اور مجھے خوشی ہوتی ہے جب کسی مذہب کا کوئی ماہر مل جائے۔ اس قسم کی واقفیت علم کو وسیع کرتی ہے پس مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ تحقیقات ضرور کریں۔ اگر اللہ تعالیٰ ان کا سینہ کھولدے تو مان لیں۔ ورنہ کم از کم کئی

غلط باتوں کی تردید

اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ ہماری جماعت کے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ ابھی سے اس تحریک کو شروع کردیں۔ جو لوگ آئینگے وہ دنیوی معاملات میں بھی مشورے کر سکتے ہیں۔ ہماری جماعت کے حالات بھی دیکھ سکتے ہیں۔ ہمارے کام کو بھی ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ اور جو لوگ

مذہبی دلچسپی

رکھتے ہیں۔ اور ہمارے نزدیک سب سے زیادہ قابل قدر یہی چیز ہے وُہ دیکھ سکتے ہیں۔ کہ ہمارے اعمال اور عقائد کیا ہیں؟ ہمارے خلاف یہاں تک کہا جاتا ہے۔ کہ احمدی نمازیں نہیں پڑھتے۔ اگر کوئی پڑھتا ہے۔ تو دکھاوے کی نماز پڑھتا ہے۔ پھر کہا جاتا ہے۔ احمدیوں کا قرآن کوئی اور ہے۔ جو لوگ یہاں آوینگے۔ وُہ دیکھ سکینگے کہ یہ سب باتیں غلط ہیں۔ اور جب ان کی بدظنیاں دور ہو جائینگی۔ تو اُن میں تعاون کا مادہ پیدا ہوگا +

پس دوستوں کو چاہیئے۔ کہ ابھی سے یہ تحریک شروع کر دیں اخباروں کو بھی چاہیئے۔ کہ یہ تحریک کرتے رہیں۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ جہاں خدا تعالےٰ نے اس سال خصوصیت سے بہت لوگوں کے دلوں سے بدظنی کو دور کیا ہے۔ وہاں جن کے دلوں میں حسد ہے۔ وہ اپنی

عداوت اور دشمنی

میں اور زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ اور وہ ایسی تدابیر کر رہے ہیں۔ کہ جن سے لوگوں کو قادیان آنے سے روکیں۔ اور ان کے دلوں میں ہمارے متعلق دشمنی پیدا کردیں۔ چنانچہ کل اور پرسوں سے متواتر اس قسم کے خطوط آرہے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کا وہ حصہ جو نام میں تو ہمارے ساتھ شریک ہے۔ لیکن دشمنی میں بعض اوقات آریوں اور عیسائیوں سے بھی بڑھ جاتا ہے اس فتنہ کو جو پچھلے دنوں اُٹھا۔ اندر ہی اندر پھیلا رہا ہے ان لوگوں کی غرض یہ ہے۔ کہ منافرت پیدا کرکے ان لوگوں کو جنہیں اسلام کی خدمت کا کوئی احساس ہے ہم سے نفرت دلا دیں۔ یہ بھی دراصل

شیطان کا ایک حملہ

ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے اور بھی ضروری ہے۔ کہ لوگوں کو جلسہ پر آنے کی تحریک کی جائے۔ شیطان اپنا سارا زور لگا رہا ہے۔ چاہے وہ مسلمان کہلانے والوں کی صورت میں لگائے۔ چاہے غیر مسلم کہلانے والوں کی شکل میں۔ چاہے رعایا کی شکل میں۔ چاہے حکومت کی شکل میں۔ کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو اس دھوکہ میں آسکتے ہیں اور اس طرح

رُوحانی زندگی سے محرُوم

ہو سکتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اُنہیں زندہ رکھنے کی کوشش کریں۔ اور ایسی لہر چلا دیں۔ جس کا آخری نتیجہ اتحاد ہو۔ جب لوگوں کے دلوں سے بغض اور عداوت دور ہو جائے گی۔ تو پھر صداقت پھیل جائے گی۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ احمدیت سچائی اور صداقت ہے۔ دوسرے لوگ جو اپنے اپنے مذہب کو سچا سمجھتے ہیں۔ ان کو تسلی رکھنی چاہیئے۔ کہ جو سچائی ہو گی۔ وُہی غالب رہے گی۔ اہلحدیث فرقہ کے لوگوں کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ اگر ان کا مذہب سچا ہے۔ تو وُہ غالب ہو جائیگا اسی طرح حنفی کہلانے والوں کو اگر یقین ہے۔ کہ ان کا مذہب سچا ہے تو ان کو بھی یہ یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر اتحاد ہؤا تو سب حنفی ہو جائیں گے۔ اس لیئے لوگوں کے دلوں سے بغض اور کینہ نکال لینا سچائی کے لیئے مفید ہی ہے۔ مضر نہیں ہو سکتا ہاں جو لوگ اپنے عقائد کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ ان کو اپنے مذہب کے نابود ہو جانے کی فکر ہونی چاہیئے۔ مگر میں انہیں

نصیحت

کرونگا۔ کہ اُنہیں جو سچائی نظر آئے اُسے قبول کریں۔ اور جان بوجھکر غلط عقائد پر نہ اڑے رہیں۔

پس میں ایک طرف تو جماعت کے دوستوں اور سلسلہ کے اخباروں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ لوگوں کو جلسہ پر آنے کی تحریک کریں۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ آئیں۔ اور اپنے عمل سے

خدا کے فضل کے وارث

بنیں۔ تا خدا تعالےٰ دکھا دے۔ کہ دشمنی اور کینہ رکھنے والے لوگ سلسلہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

دوسری بات ساتھ ہی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جتنے زیادہ آدمی جلسہ پر آئیں گے۔ اتنا ہی خرچ زیادہ ہوگا۔ اس لئے

قادیان کے لوگوں

کو بھی اور باہر کے لوگوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جو لوگ جلسہ پر آئیں۔ ان کے اخراجات کا انتظام کریں۔ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے۔ کہ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ اور یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کہ دُور دُور سے تیرے پاس تحائف آئیں گے۔ اور دور دور سے لوگ تیرے پاس آئیں گے۔ آنے والوں کو خدا تعالےٰ نے پیچھے رکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسکے متعلق فرماتے تھے کہ یہ اسلیئے رکھا ہے۔ کہ

مہمان کے لئے سامان

پہلے مہیا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ اُنہیں یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کا مصداق بنائے اور وہ سامان مہیا کرنے والے ہوں۔ اور پھر یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کا نظارہ دیکھیں۔ جن لوگوں کا

دلِ وسیع

ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ ان کو وسعت بھی عطا کرتا ہے۔ ورنہ یوں تو جن کے پاس لاکھوں روپیہ ہو۔ ان کو بھی خدا کی راہ میں خرچ کرنے پر تنگی محسوس ہوتی ہے۔ اُن کا مال جتنا بڑھتا جاتا ہے۔ اتنا ہی وُہ زیادہ جمع کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت ایک شخص آپ کے پاس آیا۔ اور آپ سے عرض کی۔ دُعا کریں۔ خدا تعالےٰ مجھے اتنا مال دے۔ کہ میں زکوٰۃ دیا کروں۔ پھر اللہ تعالےٰ نے اُسے مال دیا۔ اور کئی لوگوں سے مال میں بڑھ گیا لیکن جب لوگ اس کے پاس زکوٰۃ لینے کے لیئے گئے۔ تو کہنے لگا۔ ہمارے تو اپنی ضروریات ہی پوری نہیں ہوتیں۔ زکوٰۃ کہاں سے دیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے زکوٰۃ لینے سے روک دیا۔ پھر بعد میں جب وُہ زکوٰۃ دیتا تو خلفاء لینے سے انکار کر دیتے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم سے زکوٰۃ لینے سے منع کر دیا ہؤا ہے

مال جمع کرنا

منع نہیں لیکن جو خدا کے لیئے جمع کرتا ہے۔ وہ اُس کے رستہ میں خرچ کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ بلکہ وہ خرچ کر کے خوشی اور بشاشت پاتا ہے۔ لیکن جو اپنے نفس کے لیئے جمع کرتا ہے۔ اس کے لیئے خدا کی راہ میں کچھ دینا بہت دوبھر ہوتا ہے کھیتوں یا جنگلوں میں دیکھو

ایک زمیندار یا گڈریا

مرلی لیئے گا رہا ہوتا ہے۔ اور اتنا خوش اور بشاش نظر آتا ہے کہ گویا کسی مُلک کا مالک ہے۔ مگر حالت یہ ہوتی ہے۔ کہ سوائے ان کپڑوں کے جو اس کے بدن پر ہوتے ہیں۔ اس کے گھر میں کچھ نہیں ہوتا۔ اور اُسے یہ بھی پتہ نہیں ہوتا۔ کہ رات کو کیا کھاؤنگا۔ مگر اس کا دل خوش ہوتا ہے۔ تو اطمینان اور خوشی

دل کی حالت

پر منحصر ہے۔ اگر ایمان حاصل ہو۔ تو پھر خدا کے لئے مالی قربانی سے کوئی دریغ نہیں کیا کرتا۔ لیکن اگر خدا کے لئے خرچ کرنے پر کسی کے دل میں ہچکچاہٹ پیدا ہوتی ہے۔ تو یہ اس کے ایمان کی کمزوری پر دلالت کرتی ہے۔ بعض ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ خصوصاً عورتیں جو کسی چھوٹے چندہ کی تحریک پر اپنا سب کچھ دے دیتی ہیں۔ اور جب

بڑے چندہ کا سوال

آئے تو پھر کچھ نہیں دے سکتیں۔ جس قسم کا چندہ ہو۔ اس کے مطابق اپنی حالت کے لحاظ سے حصہ لینا چاہیئے۔ مثلاً ۲۰ ہزار کے لیئے اگر تحریک ہو۔ تو اور نسبت سے۔ ۵۰ ہزار کے لیئے ہو۔ تو اور نسبت سے اور اگر ۲۰ لاکھ کے لیئے ہو۔ تو اور نسبت سے دینا چاہیئے۔ یعنی ہر تحریک کے مطابق اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ اگر پچاس آدمی ایسے مل جائیں اور میں جانتا ہوں۔ کہ وقت آنے پر ایسے آدمی ضرور تیار ہو جائیں گے۔ جو ۵۰-۵۰ ہزار کی جائدادیں دین کے لیئے وقف کر دیں اور یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ اور موقعہ آیا۔ کوئی اور سامان نہ ہوئے۔ تو میں سمجھتا ہوں ہماری جماعت میں ایسے لوگ ہیں۔ جو ایسی تحریک پر خوشی سے آگے بڑھینگے۔ اس وقت میں

جلسہ سالانہ کے لیئے

تحریک کر رہا ہوں۔ چونکہ اول تو احمدیوں کو خود آنے اور دوسروں کو لانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دوسرے جلد سے جلد جلسہ کے اخراجات مہیا کرنے ضروری ہیں۔ جو زیادہ سے زیادہ ۱۰ دسمبر تک مہیا ہو جانے چاہئیں۔ قادیان کے لوگوں کو خصوصیت سے اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ کیونکہ وُہ

دوہرے میزبان

ہیں۔ ایک احمدی ہونے کے لحاظ سے دوسرے قادیان میں رہنے کے لحاظ سے کیا عجب ہے۔ کہ اگر وہ اس نیکی کے کام میں حصہ لیں۔ تو خدا تعالیٰ بعض کے دلوں کو جو زنگ لگا ہؤا ہے اُسے دُور کر دے۔ اور جو نفاق کا رنگ چڑھا ہؤا ہے اُسے اُڑا دے۔

ضرورت ملازمین

(۱) بی۔ اے کوم۔ یا بی اے جنہوں نے امتحان میں حساب لیا ہو۔ یا انٹرنس پاس جو سٹینیر کورس۔ بی لنڈن کے سند یافتہ ہوں اپنے ہاتھ سے درخواست لکھکر ہمارے پاس بھیجدیں۔ تنخواہ ۷۵ سے ۱۵۰ تک ہوگی اور سبارڈینیٹ اکاؤنٹ سروس کا امتحان پاس کرنے پر ۲۰۰ سے ۴۰۰ تک تنخواہ ملیگی۔ پنشن کے حقوق ۳ سال کے بعد حاصل ہونگے۔

(۲) دہلی میں نارمل پاس استاد اور استانیوں کی ضرورت ہے خواہشمند اصحاب جلد درخواستیں بھیج دیں۔ ناظر امور خارجہ قادیان

جناب ایڈیٹر صاحب صحیفہ کے قابل قدر جذبات

احمدی علماء کے حیدر آباد دکن میں وعظ اور لیکچر جس دلچسپی اور شوق سے سنے گئے۔ اور جماعت احمدیہ کی دینی خدمات کی اہمیت کو جس نظر سے دیکھا گیا۔ اس کے متعلق ایک مکتوب ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ جو حیدر آباد کے معزز روزانہ اخبار "صحیفہ" کے محترم ایڈیٹر صاحب نے جناب مولوی سید بشارت احمد صاحب جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ حیدر آباد کو لکھا۔ اور جو یہ ہے:-

"برادر دین جناب مولوی سید بشارت احمد صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ وعلیٰ من لدیکم۔ آپ کا رقعہ دیکھ کر میرے جذبات شبِ گذشتہ میں مزید تموج پیدا ہوا۔ میں ابتدائے شباب سے اس آرزو اور پھر اس کوشش میں ہوں۔ کہ تفرقے مٹ جائیں۔ اور ایک خدا۔ ایک رسول ایک کتاب۔ ایک قبلہ کے ماننے والے جزئیات سے اپنے آپ کو بلند و برتر کرلیں۔ اس نشہ میں کئی مولویصاحبان و عالمان سے مرا اختلاف بھی ہوگیا۔ اور اب بھی لوگ مجھے سودائی سمجھتے ہیں۔ بدیں ہم میں اپنی دھن کا پکا ہوں اور یقین مانیئے۔ کہ حیدر آباد میں اس مقصد کے لئے آپ مجھے ہر وقت فراخ حوصلہ و کشادہ دل پائینگے۔ میں اس کو برداشت نہیں کرسکتا۔ کہ میرے کسی بھی مختلف العروج برادر دین کو کفر اور شرک سے تکلیف یا ذلت یا خسارہ اٹھانا پڑے۔ اسی نشہ میں میں نے اخبار نکالا۔ تبلیغ جاری کیا اور اب بقیۃ العمر اسی لگن میں گزار رہا ہوں۔ کہ میری ایک پائی میرا ایک منٹ میرا ایک لفظ میرا ایک قدم بھی اگر کام آسکتا ہے۔ تو میرے دینی بھائی کے لئے کام آئے اور میں اس کو غیر کا محتاج اور اس سے نیچا رکھنے کی ذلت نہ اٹھاؤں۔ اس کی محتاجی و ذلت درحقیقت اس کی نہیں، میری اپنی محتاجی و ذلت ہے۔ اس کی عزت و سربلندی ہیں خود میری عزت و سرفرازی کا راز مضمر ہے

کل میں جس مجلس میں آیا۔ وہ کوئی آپ کی مجلس نہیں تھی۔ آپ کا بھی اس پر اتنا ہی استحقاق تھا۔ جتنا میرا تھا کاش مجھے اتنا وقت مل سکتا۔ کہ میں آپ کی جماعت کا رضا کار بنکر خدمت بجا لاتا۔ یہی نہیں کاش مجھے اتنا وقت ملتا۔ کہ میں اپنے شیعہ بھائیوں۔ بوہروں۔ غیر مقلدوں کی مجلسوں کے انتظام میں عملی حصہ لے سکتا۔

آپ کی معذرت میں واپس کرتا ہوں اسے قبول کرنے کی کوئی وجہ نہیں پاتا۔ اس مجلس کی صف نعال بھی وہی حکم رکھتی ہے۔ جو صفِ اولین...... رہا میرا دیر تک ٹھیرنا سو اس کی وجہ سن لیجئے

جو مناظر میری آنکھوں نے دیکھے تھے۔ ان کا اثر میرے دل و دماغ پر جو کچھ مترتب ہوا۔ وہ یہ تھا۔ کہ میں ایک سکتہ کے عالم میں بے حس و حرکت کھڑا ہوا تھا۔ کئی اصحاب نے مجھے متوجہ کرنے کی کوشش کی اور چلنے کو کہا۔ میں طیار نہ ہو سکا۔ میں سوچتا تھا۔ کہ میں نے کیا دیکھا۔ اور کیا سُنا۔ کہ میرے آقا و مولا اور میرے وسیلۂ نجات ازلی و ابدی کا نام پاک کس کس سرزمین میں پکارا جارہا ہے اور کیسے کیسے لوگ اس دین متین کے حلقہ بگوش ہوتے جاتے ہیں۔ تمام رات یہی تصور بندھا رہا۔ ایک بجے بعد سویا۔ تو بھی نیند میں وہی کیفیت طاری رہا۔ میں کسی بھی نظارہ کو بھولنے کا عادی نہیں اس لئے مجھے اس جلسہ کی کیفیت نے (افسوس ہے۔ کہ میں مغرب سے پہلے نہ آسکا) مبہوت بنا دیا تھا۔ لہذا اب آپ خود فیصلہ فرما لیں۔ کہ اس کیفیت و محویت میں مہمانی و میزبانی کے آداب و لوازم کے کیا معنے ہیں۔ مبلغ انگلستان و افریقہ (جن کا نام کل میں بھول گیا تھا) نے مجھے جو یاد کیا۔ اُس پر میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ یہ میرے جذب دل کا نتیجہ تھا۔ کہ گو انہوں نے مجھے نہیں دیکھا۔ لیکن میں نے انہیں دیکھ لیا۔ اور سُن لیا۔ اور ان کو اپنے دل میں بٹھا لیا اور اب اُن کے دل میں پھر رہا ہوں

ع ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے۔ کہ اس محفل میں ہے۔

انشاء اللہ جب ملاقات ہوگی۔ تو اُسوقت دل سے جو کچھ کہنا ہے۔ کہیگا۔ اسوقت تو صرف سلام غائبانہ پر اکتفا کرتا ہوں۔ خدا کرے۔ کہ پرسوں تک میرا زکام اور کھانسی کم ہوجائے۔ تو اطمینان سے جلسہ میں بیٹھ سکوں

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

اسلام کا ادنیٰ خادم:- محمد اکبر علی

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہفتہ واری رپورٹ

ہفتہ مختتمہ ۱۰ر نومبر کے متعلق صیغہ دعوت و تبلیغ کی ہفتہ واری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ مولوی جلال الدین صاحب مبلغ شاہ جہان پور سے پیدل فرخ آباد پہونچے۔ اور فرخ آباد سے مین پوری۔ اس پیدل سفر کا ایک فائدہ یہ ہوا۔ کہ راستہ میں جہاں انہیں موقعہ ملا۔ تبلیغ کرتے رہے۔ اور لوگوں کو اسلامی احکام کی پابندی کی طرف توجہ دلاتے رہے۔ چنانچہ ضلع فرخ آباد کے ایک گاؤں پالی میں چند مسلمانوں کو تلقین کی۔ جنہوں نے گاؤں میں ڈھنڈورہ پٹواکر لوگوں کو جمع کیا۔ اور مولوی صاحب نے ان کے سامنے تقریر کی۔ لوگوں کا اشتیاق دیکھکر مولوی صاحب نے دو دن وہاں قیام کیا۔

سکرٹری صاحب تبلیغ جماعت سہارن پور کی اطلاع ہے۔ کہ جماعت کے افراد تبلیغ سلسلہ میں لگے رہتے ہیں۔ ماہ اکتوبر میں ۲۲۵ لوگوں کو کتب و رسائل و اخبارات سلسلہ کا مطالعہ کرایا گیا۔ اخبارات وغیرہ پبلک لائبریری میں بھی رکھے جاتے ہیں۔

ہفتہ مختتمہ ۱۸ر نومبر کی رپورٹ مظہر ہے:-

مولوی اللہ دتا صاحب و حافظ جمال احمد صاحب کو یو پی کے مقامات مظفر نگر۔ سانڈھن۔ اچھنیرا۔ آگرہ۔ فتح پور سیکری کے جلسوں میں تقریریں کرنے کے لئے روانہ کیا گیا ہے۔

مولوی محمد یار صاحب نے تحصیل پاکپتن کا دورہ کیا مسلمانوں کو اسلام اور مسلمانوں کی حالت سے آگاہ کرکے کامیابی کے صحیح طریق بتلائے۔ کچھ چندہ بھی جمع کیا۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب سیلون سے فارغ ہوکر کنانور۔ مالابار پہونچ گئے ہیں۔ اور وہاں سے کلکتہ آرہے ہیں

مولوی عبدالرحیم صاحب نیر حیدر آباد میں تقریریں کررہے ہیں۔ ان کی ایک تقریر بیگمات کے لئے رکھی گئی ہے اس جلسہ کی صدر مسز نائیڈو ہونگی۔

فرائض سیکرٹریان وصایا

چونکہ یہ تحریک تمام جماعتوں میں پہونچ چکی ہے۔ کہ تحریک وصیت جو دراصل خدا تعالےٰ کی طرف سے تحریک ہے۔ اور مذہب اسلام کی اشاعت کا ذریعہ ہے۔ اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے تمام جماعتوں میں سیکرٹریان وصایا کا انتخاب ہو رہا ہے۔ بدیں وجہ میں ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ موٹے موٹے فرائض لکھ دوں۔ تفصیلات بعد میں ہوتی رہیں گی۔ تاکہ جماعتیں اس کام کے کرنے کے لئے اپنے آپ میں سے کسی موزون آدمی کا انتخاب آسانی سے کرسکیں۔

(۱) وصیت کی اہمیت اور ضرورت بتا کر وصایا کا لکھانا۔

(۲) حصہ وصیت کا وصول کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مرکز تک پہونچانا۔

(۳) موصیوں کی تمام خوبیوں اور اُن کی تمام دینی خدمات کا جو وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تائید میں کر رہے ہوں۔ لکھ کر بھیجتے رہنا۔ فقط۔ والسلام

ناظر بہشتی مقبرہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

فہرست نومبائعین

۶۸

ماہ جون ۱۹۲۷ء

۹۳۹ عالم خاں صاحب سراکے نورنگ
۹۴۰-محمد ہاشم خاں صاحب درانی چارسدہ
۹۴۱-مولوی عبدالہادی صاحب ٹوپی
۹۴۲-مسماۃ گنبت الیاس الدین صاحبہ
۹۴۳-کریم بخش صاحب "
۹۴۴-مسماۃ صالحہ زوجہ مولوی مبارک شاہ صاحب "
۹۴۵-مسماۃ لبنورہ "
۹۴۶-عبدالقادر ولد الیاس الدین "
۹۴۷-محمد شریف صاحب پٹھانکوٹ
۹۴۸-اہلیہ احمد یار صاحب بجارہ پنجہ
۹۴۹-اہلیہ منشی مہرالدین صاحب پٹواری۔ حلقہ جہور
۹۵۰-امام بخش خاں صاحب قیصرانی
۹۵۱-راجہ خان صاحب سرگودہا
۹۵۲-رحیم ڈنہ صاحب کمال ڈیرہ سندھ
۹۵۳-اہلیہ رحیم ڈنہ " "
۹۵۴-اللہ رکھا " "
۹۵۵-اللہ جوڑیا " "
۹۵۶-عبداللہ " "
۹۵۷-اہلیہ اللہ رکھا " "
۹۵۸- " " " "
۹۵۹-علی بخش صاحب " "
۹۶۰-گھنا صاحب " "
۹۶۱ اہلیہ گھنا صاحب " "
۹۶۲-شفیع محمد صاحب " "
۹۶۳-محمد صالح صاحب " "
۹۶۴-اہلیہ صالح صاحب " "
۹۶۵ " " " "
۹۶۶-غلام نبی صاحب " "
۹۶۷-لطف علی صاحب " "
۹۶۸-جام زادی صاحبہ " "
۹۶۹-لعل خاتون صاحبہ " "

۹۷۰-داد بخش صاحب کمال ڈیرہ سندھ
۹۷۱-اہلیہ داد بخش صاحب " "
۹۷۲-دنی بخش صاحب " "
۹۷۳-حاجی غلام محمد صاحب " "
۹۷۴-حاجی بانہاں صاحب " "
۹۷۵-کریم بخش صاحب " "
۹۷۶-شیر محمد صاحب " "
۹۷۷-کمال الدین " " "
۹۷۸-شمس الدین " " "
۹۷۹-سومر خاں " " "
۹۸۰-اہلیہ حاجی بلادلی " "
۹۸۱-عرس صاحب " "
۹۸۲-بچو خاں صاحب " "
۹۸۳-اہلیہ بچو خانصاحب " "
۹۸۴-بنت " " "
۹۸۵-محمد صالح " "
۹۸۶-صغرا بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ فضل کریم صاحب بوٹ مرچنٹ سرگودہا
۹۸۷-منشی غلام محی الدین صاحب کشمیر
۹۸۸-منشی غلام غوث صاحب فیض اللہ چک
۹۸۹-سردار بیگم۔ ترنگ زئی پشاور
۹۹۰-نور بیگم صاحبہ سیالکوٹ
۹۹۱-احمد الدین صاحب حلقہ نقان ضلع سرگودہا
۹۹۲-حمیدن بیگم اہلیہ عبداللطیف خاں احمدی سردعہ ہوشیارپور
۹۹۳-محمد شریف صاحب لائل پور
۹۹۴-منیر الدین احمد صاحب سب انسپکٹر پولیس ضلع مرشدآباد
۹۹۵-محمد حفیظ الدین صاحب "
۹۹۶-محمد عمر خاں صاحب ضلع ملتان
۹۹۷-محمد شفیع صاحب ضلع سیالکوٹ
۹۹۸-محمد اقبال " "
۹۹۹-فیروز الدین صاحب "

۱۰۰۰-غلام محمد ولد شاہ محمد ذیلدار صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۰۰۱-حکیم رحیم بخش صاحب ضلع جالندھر
۱۰۰۲-مسماۃ خورشید النساء صاحبہ بنگال
۱۰۰۳-سبحان علی صاحب بنگال
۱۰۰۴-فضل الدین " ضلع امرتسر
۱۰۰۵-حکیم محمد سلطان صاحب گلبرگہ شریف
۱۰۰۶-مراد بی بی ضلع امرتسر
۱۰۰۷-غلام محمد صاحب ضلع جہلم
۱۰۰۸-امانت خاں صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۰۰۹-اللہ دادا صاحب " لاہور
۱۰۱۰-کالے خاں صاحب مین پوری
۱۰۱۱-لال خاں صاحب "
۱۰۱۲-نظام الدین صاحب "
۱۰۱۳-نظام خان صاحب "
۱۰۱۴-چھیدو صاحب
۱۰۱۵-کھلاڑی صاحب "
۱۰۱۶-سید محمد یوسف صاحب کلرک اجمیر
۱۰۱۷-عطاء اللہ صاحب گوجرانوالہ
۱۰۱۸-میر محی الدین صاحب حیدرآباد دکن
۱۰۱۹-عبدالغفور جلپاگوری بنگال
۱۰۲۰-محمد بوٹا صاحب لائل پور
۱۰۲۱-عبدالمجید صاحب ضلع کرنال
۱۰۲۲-ملک راجی صاحب دوالمیال
۱۰۲۳-رضیہ بیگم صاحبہ بنگہ
۱۰۲۴-رحیم بی بی ضلع سیالکوٹ
۱۰۲۵-آمنہ صاحبہ "
۱۰۲۶-فاطمہ اہلیہ محمد ابراہیم صاحب لاڑکانہ سندھ
۱۰۲۷-محمد حسین صاحب لاڑکانہ
۱۰۲۸-لعل خاتون "
۱۰۲۹-حلیمہ صاحبہ "
۱۰۳۰-علی محمد صاحب باجوہ ضلع سیالکوٹ
۱۰۳۱-فضل الرحمن خاں صاحب لودھی ریاست جموں
۱۰۳۲-ابراہیم صاحب آڑہ۔ گجرات
۱۰۳۳-شوکت علی صاحب لاہور
۱۰۳۴-چوہدری کرم الدین صاحب ضلع لائل پور

۱۰۳۵-طالع بی بی اہلیہ چوہدری کرم الدین صاحب ضلع لائل پور
۱۰۳۶-عزیز بیگم بنت چوہدری کرم الدین صاحب ضلع لائل پور
۱۰۳۷-محمد بی بی بنت " "
۱۰۳۸-رمضان بیگم بنت "
۱۰۳۹-خورشید بیگم بنت "
۱۰۴۰-عنایت بیگم بنت "
۱۰۴۱-رشید بیگم بنت چوہدری کرم الدین صاحب ضلع لائل پور
۱۰۴۲-عزیز بخش خاں صاحب سٹور کیپر انڈین اسٹیشن ہسپتال فورٹ سنڈیمن
۱۰۴۳-امجد علی صاحب حیدرآباد دکن
۱۰۴۴-سید عبداللہ صاحب بمبئی
۱۰۴۵-رشتال معرفت منشی فرزند علی پٹواری

ماہ جولائی ۱۹۲۷ء

۱۰۴۶-عبدالستار خاں صاحب منٹگمری ضلع ...
۱۰۴۷-محمد عبداللہ صاحب ڈیرہ غازیخاں
۱۰۴۸-نور محمد صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۰۴۹-حاجی محمد صاحب ضلع ملتان
۱۰۵۰-محمد وزیر صاحب ضلع مین پوری
۱۰۵۱-حسین بی بی صاحبہ ضلع گجرات
۱۰۵۲-دین محمد صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۰۵۳-عبدالمجید صاحب لاہور
۱۰۵۴-محمد الدین صاحب ضلع گجرات
۱۰۵۵-فضل الدین صاحب "
۱۰۵۶-ڈاکٹر امیر خاں صاحب سیالکوٹ
۱۰۵۷-علیمہ بیگم اہلیہ بابو رفیع الزماں صاحب کلرک کسٹم ہوس کراچی
۱۰۵۸-غلام رسول خاں صاحب ضلع شیخوپورہ
۱۰۵۹-سردار صاحبہ ضلع گجرانوالہ
۱۰۶۰-بھری صاحبہ "
۱۰۶۱-علمے " "
۱۰۶۲-محمد بی بی " "
۱۰۶۳-عبدالحمید صاحب شہر سیالکوٹ
۱۰۶۴-رحمت بی بی اہلیہ شیخ عبداللہ احمدی ضلع جالندھر
۱۰۶۵-سلیم اللہ صاحب ایبٹ آباد
۱۰۶۶-عبدالعزیز خاں ضلع شاہجہانپور
۱۰۶۷-حمیدہ بیگم اہلیہ امام علی خاں ضلع شاہجہان پور
۱۰۶۸-واحد علی صاحب ہردوئی
۱۰۶۹-زر بیگم ضلع راولپنڈی
۱۰۷۰-جمعہ صاحب ضلع آگرہ
۱۰۷۱-خانوں " "
۱۰۷۲-مدارہ صاحب ضلع آگرہ
۱۰۷۳-ندوٹہ صاحب " "
۱۰۷۴-سید محمد حسین صاحب ٹانگو۔ برما
۱۰۷۵-علی اصغر صاحب ضلع ملتان
۱۰۷۶-سردار بیگم اہلیہ قاضی محمد اکبر نمبر ٹیکر محکمہ کیریج خانیوال "
۱۰۷۷-برکت علی صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۰۷۸- " " " "
۱۰۷۹-چوہدری حسن محمد صاحب نمبردار "
۱۰۸۰-بہاول بخش صاحب "
۱۰۸۱-سکندر خاں صاحب طالبعلم باڑہ خیار
۱۰۸۲-شیخ محمد حیات صاحب شیخوپورہ
۱۰۸۳-شیخ محمد سعید صاحب کلرک پشاور
۱۰۸۴-چوہدری عبدالکریم خاں صاحب نمبردار ضلع گورداسپور
۱۰۸۵-اہلیہ مرزا غلام حیدر صاحب وکیل نوشہرہ چھاؤنی
۱۰۸۶-عمر بی بی زوجہ پیر اندتہ ضلع سرگودہا
۱۰۸۷-ایک خاتون پشاور
۱۰۸۸-عبدالصمد صاحب قصور
۱۰۸۹-محمد ابراہیم صاحب سب پوسٹماسٹر سیالکوٹ
۱۰۹۰-غلام رسول صاحب ضلع سرگودہا
۱۰۹۱-عزیز بی بی صاحبہ بنگہ
۱۰۹۲-عبدالرحمن صاحب ریاست پٹیالہ
۱۰۹۳-تاج الدین صاحب نمبردار ضلع شیخوپورہ
۱۰۹۴-محمد یار خاں صاحب تونسہ شریف
۱۰۹۵-عبدالحق صاحب بہاول نگر (باقی)

وصیتیں

۲۵۹۴ میں مسماۃ بلقیس بیگم زوجہ خان بہادر محمد علی خاں قوم یوسف زئی ساکن احمد نگر ضلع کوہاٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ ایک باغ ۲۶ کنال واقعہ موضع کرد اور ایک مکان پختہ واقعہ موضع احمد نگر جو کہ بعوض حق مہر مجھے شوہر کی طرف سے ملے ہیں۔ اور ان کی قیمت ۱۲ ہزار روپیہ مقرر کی گئی تھی۔ اور علاوہ اس جائداد غیر منقولہ کے زیورات طلائی وزنی ۵۷ تولہ ہیں۔ میں اس جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز علاوہ جائداد مذکورہ کے میری جتنی جائداد بعد وفات ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر کوئی رقم میں اپنی زندگی میں (یا کوئی جائداد) خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل کردوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی ۷۔ اپریل ۱۹۲۷ء

العبد: موصیہ بلقیس بیگم گواہ شد محمد علی خاں بقلم خود گواہ شد: عبد الاحد خاں بقلم خود

۲۶۱۲ میں شیخ نور احمد ولد شیخ بہادر علی قوم قریشی عمر ۵۰ سال ساکن امرت سر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق آج بتاریخ ۱۶ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں۔ جائداد دو پریس ہیں۔ جو ریاض ہند پریس امرت سر میں موجود ہیں۔ ان میں سے ایک پریس چوبی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا ہوں۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان اسکو فروخت کرکے رقم وصول کرلے یا اس پریس سے فائدہ اٹھائے۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور مزید جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط

العبد نور احمد احمدی مالک ریاض ہند پریس امرتسر (از قادیان) گواہ شد محمد یامین تاجر کتب قادیان بقلم خود گواہ شد شیخ محمود احمد جنرل سیکرٹری مجلس منتظمہ قادیان

۲۶۴۸ میں مبارک علی ولد منشی عبد الرحمن الدین صاحب قوم پٹھان عمر ۴۵ سال ساکن ڈنگر یٹر تحصیل و ضلع بگرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد گورنمنٹ پراویڈنٹ فنڈ میں صالحی ؟؟ اور سن لائف انشورنس کمپنی آف کینیڈا جس کی برانچ ڈلہوزی سکوئر کلکتہ میں ہے۔ میں مبلغ ۵۰۰۰ روپیہ کا انڈرومنٹ انشورنس۔ علاوہ اس کے ماہانہ ۵۰ ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور میری وفات کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کردوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جاوے گا۔ فقط ۲۹ رمئی ۱۹۲۷ء

العبد موصی مبارک علی گواہ شد عبد القدیر (ولد مولوی عبد اللہ سنوری) قادیانی گواہ شد ابو ہاشم خاں چوہدری

۲۶۷۹ میں محمد خاں ولد حاکم خاں قوم جیمہ ساکن ڈھوہون حال چک ۹۸ شمالی سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے بعد میری جسقدر جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان۔ ۲ گھماؤں زمین اور ایک بیل قیمت صد اس ساری جائداد کی ہے۔ ۲۲ اپریل ۱۹۲۷ء

العبد محمد خاں جیمہ جٹ گواہ شد بقلم خود سردار خاں ولد حاکم خاں چک ۹۸ شمالی گواہ شد غلام نبی سکرٹری انجمن احمدیہ چک ۹۸ شمالی

۲۶۸۱ میں سردار خاں ولد حاکم خاں قوم جیمہ جٹ ساکن ڈھوہون حال سکنہ چک ۹۸ شمالی سرگودھا ضلع شاہ پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان ۲ گھماؤں زمین ایک بیل سب کی قیمت صد ہے۔ ۲۲ اپریل ۱۹۲۷ء العبد سردار خاں بقلم خود موصی گواہ شد بقلم خود غلام نبی سکرٹری انجمن احمدیہ چک ۹۸ شمالی سرگودھا۔ گواہ شد: غلام محمد ولد حاکم خاں چک ۹۸ شمالی سرگودھا۔

اس سے بڑھکر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے

سرمہ کے تمام اشتہار دینے والوں کو چیلنج ۔ کوئی اشتہار دینے والا اسکے مقابلہ میں اس قسم کی سند پیش کرے

تریاق چشم رجسٹرڈ

کے متعلق ہندوستان بھر کے بہت بڑے خاص ماہر امراض چشم ولایت کے سند یافتہ ڈاکٹر کیپٹن ۔ ایس ۔ اے ۔ فاروقی (سرکاری اعلیٰ افسر) ایم ۔ ڈی ۔ ای ۔ ایس کا سارٹیفکیٹ (ترجمہ)

میں تصدیق کرتا ہوں ۔ کہ مرزا حاکم بیگ ساکن گجرات (پنجاب) کے تیار کردہ "تریاق چشم" کو میں نے اپنے چند بیماروں پر آزمایا ۔ اور اسے آنکھوں کے زخم ۔ پانی بہنا ۔ اور ککروں کے لئے بہت مفید اور مؤثر پایا ۔ اس کے اجزا امراض چشم کے امراض کے لئے بہت مشہور ہیں ۔ اور ان اجزا کی مقدار ہر طرح سے صحیح اور ٹھیک نسبت سے ملائی گئی ہے نیز اس کے تریاق چشم کے تیار کرنے کا طریق زمانہ حال کے مروجہ طریقہ کے مطابق صاف اور ستھرا ہے

دستخط ۔ (ایس ۔ ایم فاروقی کیپٹن ایم ۔ ڈی ۔ ای ۔ ایس ادھتھالمک سپیشلسٹ) خاص ماہر امراض چشم

نوٹ : قیمت "تریاق چشم" رجسٹرڈ پانچ روپے فی تولہ ۔ اور محصول ڈاک علاوہ ہوا دی ۸ر بذمہ خریدار ۔

خاکسار

مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم (رجسٹرڈ) گڑھی شاہدولہ صاحب گجرات پنجاب

جلسہ پر گھڑیاں

اگر اللہ تعالیٰ نے حاضری کا موقع دیا ۔ تو عجیب دکلائی کی بہترین گھڑیاں ہمراہ ہونگی ۔

ٹائم پیس صرف وہی لاسکونگا ۔ جس کا آرڈر معہ کچھ رقم پیشگی ۲۰ دسمبر ۱۹۲۷ء تک آجائیگا ۔ ملنے کا وقت ۸ بجے صبح

نمبر ۱ ۔ بگ بن الارم ۔ ریڈیم	نمبر ۴ امریکن مختلف قسم
نمبر ۲ جاز " نئے "	نئے نئے
نمبر ۳ کلیٹر " نئے "	جرمنی الارم ۔ بی اعلیٰ قسم جرمنی اکٹھر

المشتہر حافظ سخاوت علی احمدی پروپرائٹر احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور

زرعی آلات و دیگر مشینری

بٹالہ کی مشہور و معروف چارہ کترنے کی مشین (ٹوکے) آہنی رہٹ انگریزی ہل بیلنے جات فلور ملز خراس بیل چکیاں ۔ سویاں اور بادام روغن نکالنے کی مشینیں منگوانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے

ایم عبدالرشید اینڈ سنز جنرل سپلائرز احمدیہ بلڈنگ بٹالہ پنجاب

زندگی کی بہار صحت پیمانہ

پیارے ناظرین آجکل دنیا میں دوا فروشوں کی کمی نہیں ہے براہ مہربانی ہماری غریب ایجنسی سے بھی کچھ چیزیں منگا کر ملاحظہ فرمائیں پسند نہ آنے پر ایجنسی کو واپس کر سکتے ہیں ۔

اشیاء	قیمت		اشیاء	قیمت	
ممیرا درجہ اول	فی تولہ	[illegible]	ممیرا درجہ دوم	فی تولہ	عہ
جدوار خطائی	"	[illegible]	ست سلاجیت خالص	"	۸ر
زعفران کشمیری خالص	"	[illegible]	زیرہ سیاہ	فی سیر	۸ر
بہیدانہ عمدہ	فی سیر	للعہ	گل بنفشہ عرقی	"	۸ر
چھلکا اخروٹ	"	۸ر	اجوائن خراسانی	"	۶
" " خشک	"	عہ	گل بنفشہ خالص	"	صہ
مغز " سفید	"	۸ر	مغز بادام کشمیری	"	للعہ
سنبل الطیب یعنی بالچھڑ	"	عہ	" " تلخ	"	[illegible]

علاوہ ازیں بہت سی چیزیں ایجنسی سے مل سکتی ہیں ۔ اشیاء بذریعہ وی ۔ پی پارسل روانہ خدمت ہونگی محصول ڈاک علاوہ ہوگا تاجران کے لئے خاص رعایت ۔ فہرست مختصر مفت

محمد نصر اللہ خان احمدی منیجر کشمیر مسلم ہمدرد ایجنسی ناپور کشمیر

بعدالت جناب شیخ عبدالحق صاحب سب جج بہادر درجہ چہارم نارووال

نالش دیوانی نمبر ۱۵۵ سنہ ۱۹۲۷ء

نند لال ولد لشن داس قوم کھتری محلہ نتھا گڑھ ۔ مدعی

بنام

نتھی داس ولد آتو داس قوم بھاٹ سکنہ دھاریوال ۔ تحصیل نارووال مدعاعلیہ

دعویٰ ۱۳۱/۹/۱ بروئے حساب بہی

اشتہار زیر آرڈر ۵ ۔ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی ۔ اشتہار بنام مدعاعلیہ مذکورہ مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں عدالت کو اطمینان ہوگیا ہے ۔ کہ مدعاعلیہ مذکورہ بالا کی تعمیل عام طریقہ سے نہیں ہوسکتی ۔ لہذا اشتہار زیر آرڈر ۵ ۔ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی بر خلاف اسکے جاری کر کے مشتہر کیا جاتا ہے ۔ کہ اگر مدعاعلیہ مذکور بتاریخ مقررہ ۲۸ حاضر عدالت ہوکر پیروی مقدمہ نہ کریگا ۔ تو کارروائی یکطرفہ برخلاف اس کے عمل میں لائی جاویگی ۔

بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے آج ۲۸ کو جاری کیا گیا

(مہر عدالت ۔ دستخط حاکم)

موقعہ کی زمین

محلہ دارالفضل شرقی متصل کوٹھی حضرت میاں شریف احمد صاحب میں آبادی کے اندر ایک کنال زمین فروخت ہوتی ہے خط و کتابت و تعین نرخ بنام ا ۔ ب معرفت الحکم قادیان

ضرورت نکاح

ڈیرہ غازیخاں کے ایک مخلص احمدی کیلئے جو ذات کا پٹھان عمر قریباً ۳۲ سال ۔۔۔ روپیہ ماہوار پر سرکاری ملازم ہے رشتہ مطلوب ہے پہلی بیوی فوت ہوچکی ہے جس سے دو لڑکیاں ایک لڑکا ہے ۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں حکیم عبدالخالق ریڈر عدالت سب جج صاحب ڈیرہ غازیخاں

ضرورت ناطہ

دو احمدی لڑکیوں کیلئے جو خواندہ دار ہیں بدعوم دینیات میں اور اچھے تعلیم یافتہ خاندان سے تعلق رکھتی ہیں ۔ رشتوں کی ضرورت ہے ۔ درخواست کنندگان احمدی تعلیم یافتہ برسر روزگار ہوں ۔ خط و کتابت بذریعہ ایڈیٹر "الفضل" ہونی چاہیئے

ہندوستان کی خبریں

——آگرہ ۱۳ نومبر آنریبل خان بہادر سید آل نبی ۱۳ نومبر کو انتقال کر گئے۔ شام تک آپ بالکل اچھے تھے۔ اور آپ نے آگرہ کالج میں ایک جلسہ کی صدارت بھی فرمائی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ جلسہ سے مکان کو واپس ہونے پر آپ کو قلبی تکلیف محسوس ہوئی رات کے دو بجے سے قبل وفات پا گئے۔ آپ کی وفات کی اطلاع خود گھر کے لوگوں کو صبح کو ہوئی۔ جبکہ اُن کو جگانے کی کوشش کی گئی۔ اس لئے کہ وہ معمول سے زیادہ دیر تک بیدار نہ ہوئے تھے ✠

——امید ہے۔ کہ گورنر پنجاب چند دنوں تک ضلع گورداسپور کا دورہ کریں گے ✠

——میرٹھ ۱۶ نومبر۔ گذشتہ نکیتشر کے ہنگامہ فساد کے سلسلے میں پچیس مزید ہندوؤں کو جو میرٹھ کے رہنے والے ہیں۔ گرفتار کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے ایک سو بیس ہندوؤں کی گرفتاری عمل میں آچکی ہے ان سب کا چالان زیر دفعہ ۲۹۵ تعزیرات ہند رائے بہادر رام سرنداس مجسٹریٹ کی عدالت میں کر دیا گیا ہے۔ عام افواہ ہے کہ یہ ہنگامہ چند سرکردہ میرٹھی ہندوؤں کی سازش کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ ان لوگوں کے خلاف عنقریب استغاثے دائر کئے جائیں گے ✠

——سول ملٹری گزٹ اپنی ۱۸ نومبر کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ کہ ریاست بھرت پور کے معاملات کے متعلق مختلف افواہیں گشت لگا رہی ہیں۔ اور اس بات کا بین امکان ہے کہ گورنمنٹ اس ریاست میں مداخلت کرے۔ ہم کو معلوم ہوا ہے کہ موجودہ پوزیشن پر حکومت ہند نظر ثانی کر رہی ہے۔ اور معتبر حلقوں میں اس رائے کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ ہر چند اس امر کی توقع ہے۔ کہ کوئی نہ کوئی کارروائی کی جائیگی ✠

——۱۹ نومبر کے "زمیندار" کے تمام پرچے بحق سرکار معظم ضبط کر لئے گئے معلوم ہوا ہے۔ کہ ذبیحہ گاؤ کے عنوان سے جو مقالہ افتتاحیہ لکھا گیا تھا۔ وہ حکومت کی نظر میں قابل اعتراض ہے ✠

——لاہور ۱۸ نومبر آج لالہ کنول نین مجسٹریٹ درجہ اول نے دو اشخاص کے خلاف ریلوے ایکٹ کے ماتحت مقدمہ کا فیصلہ سنایا۔ ملزمان کے خلاف الزام یہ تھا۔ کہ وہ ٹرین میں بغیر لائسنس کے تان سین کی گولیاں و دیگر ادویات فروخت کر رہے تھے۔ عدالت نے ہر دو ملزموں کو ایک ایک ماہ قید کی سزا کا حکم دیا ہے۔

——نئی دہلی ۱۷ نومبر آج سہ پہر کے وقت چند معزز ہندوؤں کا ایک وفد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی خدمت میں حاضر ہوا گذشتہ دوشنبہ کو ہندوؤں اور مسلمانوں کے فرقہ وار فساد کی وجہ سے جو صورت حالات پیدا ہو گئی ہے اس پر بڑی دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ ارکان وفد نے کہا۔ کہ پچھلے ہنگامہ کی وجہ سے شہر میں رہنا پر خطر ہو گیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ارکان وفد سے کہا۔ کہ ۱۴ نومبر کو جو واقعہ ہوا ہے۔ اُسے میں نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ اور اس حرکت سے مسلمانوں نے اپنے مفاد کو نقصان پہونچایا ہے۔ اردو اخبارات کے تذکرہ پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کہا کہ اس حقیقت سے تو انکار نہیں۔ کہ فرقہ وار جذبات کے بھڑکانے میں اردو اخبارات نمایاں حصہ لیتے ہیں لیکن تمام تر ذمہ واری مسلمان اخبارات کے سر چپکا دینا درست نہیں۔ نیز ارکان وفد نے یہ بھی کہا۔ کہ مسلمانان دہلی پر تعزیری ٹیکس لگایا جائے۔ اور جو رقم وصول ہو۔ اس سے ان ہندوؤں کی اعانت کی جائے۔ جنہیں اس ہنگامہ میں نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کہا۔ کہ اس پر مزید غور و خوض کیا جائے گا۔ اور قانونی رائیں لی جائیں گی ✠

——الہ آباد ۱۸ - نومبر اس وقت تک ہندو یونیورسٹی نے سے جو رقوم بطور اعانت وصول ہو چکی ہیں۔ ان کے علاوہ پنڈت مدن موہن مالوی نے جو آج کل راجپوتانہ کا دورہ کر رہے ہیں۔ ہندو یونیورسٹی کے لئے مہاراجہ کوٹہ سے ایک لاکھ روپیہ لیا ہے ✠

——معلوم ہوا ہے کہ ۱۸ - نومبر سے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے اسٹیشنوں پر جہاں سے گاڑیاں پہلے پہل روانہ ہوتی ہیں تیسرے اور درمیانہ درجہ کے مسافروں کے لئے بھی نو - نو نشستوں کے چھوٹے چھوٹے ڈبے ریزرو ہو سکیں گے۔

——بمبئی ۱۸ - نومبر۔ گورنر پنجاب کی مجلس انتظامیہ کے رکن مالیات سر میاں فضل حسین صاحب ولایت سے واپس آ گئے ✠

——دہلی ۱۷ - نومبر - اخبار پرتاپ کو بذریعہ ٹیلیفون معلوم ہوا ہے۔ کہ جو تین کوڑی ہندو زخمی ہسپتال میں داخل کئے گئے تھے۔ ان میں سے صرف بارہ ہسپتال رہ گئے ہیں باقی ڈسچارج کر دئے گئے ہیں۔

——لاہور - ۱۸ - نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ رائے زادہ ہنسراج ممبر پنجاب کونسل ۲۱ - نومبر کو کونسل کے اجلاس کے التوا کی تحریک پیش کریں گے۔ تاکہ شاہی کمیشن کے غیر تسلی بخش کانسٹی ٹیوشن اور اس کے ممبروں پر اظہار رائے۔ اور بحث کی جا سکے

——ریاست خیرپور کی انتظامیہ کونسل نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ نواب صاحب کے ذاتی الاؤنس میں ۵۰ ہزار سے ۳۵ ہزار کی کمی کی جائے۔ صاحبزادگان کے الاؤنسوں میں بھی ۴۰ فیصدی کمی کیجائے گی ✠

——جام نگر ۱۸ - نومبر۔ شاہی کمیشن کے متعلق مشورہ کرنے کے لئے وائسرائے کے انگلستان جانے کی جو خبر شائع ہوئی تھی ایسوسی ایٹڈ پریس کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ اس کی تردید کر دے

——لاہور ۱۹ - نومبر ایڈیٹر سیلانی اختر علی خاں کو زیر دفعہ ۲۹۲ تعزیرات ہند کرم آباد میں گرفتار کیا گیا۔ اور پانچسو روپیہ کی ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ آپ کے خلاف الزام ہے۔ کہ۔ کہ آپ نے بحیثیت مدیر۔ طابع و ناشر روزنامہ "زمیندار" مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۷ء کو ایک اشتہار بعنوان "چار بیویوں سے نکاح کرو" چھاپا اور شائع کیا۔ یہ اشتہار حکومت کے نزدیک فحش ہے۔

——لاہور ۲۰ نومبر۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ مسٹر عبداللہ یوسف علی صاحب پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور نے اپنے عہدہ کا چارج ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو دے دیا ہے۔ اور وہ آج کالج سے علیحدہ ہو گئے ہیں ✠

ممالک غیر کی خبریں

——بصرہ ۱۷ نومبر۔ آخری اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ نزیہ کے ماتحت رہا حملہ میں جو انہوں نے عراق کی سرحدی چوکی پر کیا ہے۔ بیس تیس آدمی مارے گئے ہیں۔ افواہ ہے۔ کہ نجد اور یمن کا بھائی فیصل زیادہ فوج کے ساتھ حملہ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ سرحدی قبائل خوف سے اندرون ملک میں بھاگ گئے ہیں۔ اور بہت سے بصرہ کے متصل بمقام زبیر پہونچ گئے ہیں ✠

——رباط ۱۷ - نومبر سلطان مراقش مولا یوسف کا انتقال ہو گیا ہے ✠

——لنڈن ۱۶ نومبر معلوم ہوا ہے۔ کہ پارلیمینٹ کے آئندہ انتخاب کے موقعہ پر مسٹر سکلاتوالہ کے مقابلہ میں مسٹر ولیم سٹیفن سینڈرسن کھڑے ہونگے جنہیں شمالی بٹرسی ڈائیرن کی جدید حزب العمال نامزد کر گی۔

——لنڈن ۱۷ نومبر۔ انگلش مین کا خاص نامہ نگار اطلاع دیتا ہے۔ کہ شاہی کمیشن میں ہندوستانیوں کے لئے جانے کے معاملہ میں گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اور یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ کمیشن کی موجودہ صورت میں کچھ تبدیلی کی جائے گی ✠

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا ✠)